تنظیمِ اسلامی

ایک نظر میں

شائع کردہ

مرکزی شعبۂ تعلیم و تربیت

تنظیمِ اسلامی

دارالاسلام مرکز تنظیم اسلامی، ملتان روڈ چوہنگ، لاہور 53800

فون: 78-35473375(042)

ای میل:markaz@tanzeem.org ویب سائٹ: www.tanzeem.org

ترتیب

صفحہ نمبر

تعارف 3

بانی تنظیم ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف 4

سابق امیر حافظ عاکف سعید حفظہ اللہ کا تعارف 5

امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کا تعارف...... 5

تنظیم اسلامی کی اساسی دعوت 6

تنظیم میں شمولیت.................................... 7

تنظیم کے اساسی نظریات 7

عقائد اور بنیادی دینی تصورات 8

نظام امارت بذریعہ بیعت............................. 9

رفقائے تنظیم اسلامی کے لیے عملی ہدایات 10

تنظیمی ڈھانچہ 12

تنظیم اسلامی میں شمولیت کے لیے بیعت کے الفاظ 15

تنظیم اسلامی - ایک نظر میں

تعارف

تنظیم اسلامی نہ معروف معنی میں سیاسی جماعت ہے، نہ مذہبی فرقہ، بلکہ ایک اصولی، اسلامی، انقلابی جماعت ہے جو پہلے پاکستان اور بالآخر کل روئے زمین پر اللہ کے دین کے غلبے، یعنی اسلام کے نظام عدل اجتماعی کے قیام، یا دوسرے لفظوں میں "اسلامی انقلاب" اور اس کے نتیجے میں "نظام خلافت علی منہاج النبوت" کے قیام کے لیے سرگرم عمل ہے۔

انفرادی سطح پر نظم میں شامل ہر رفیق کا اصل نصب العین صرف رضائے الٰہی اور نجات اُخروی کا حصول ہے۔

یہ جماعت شخصی بیعت کے مسنون و ماثور اصول پر قائم کی گئی ہے، چنانچہ ڈاکٹر اسرار احمد ولد شیخ مختار احمد مرحوم کو تنظیم اسلامی کے قیام 1975ء سے 2002ء تک اس کے داعی، مؤسس اور تاحیات امیر کی حیثیت حاصل رہی۔ تا آنکہ 2002ء میں انہوں نے تنظیم کی امارت سے سبکدوشی اختیار کر لی۔

چنانچہ تنظیم اسلامی کے دستور کے مطابق نامزد شدہ نائب امیر، حافظ عاکف سعید ولد ڈاکٹر اسرار احمد نے تنظیم کی امارت کی ذمہ داری سنبھالی۔ تا آنکہ 2020ء میں شدید علالت کی وجہ سے سبکدوشی اختیار کر لی اور پھر تنظیم کے دستور کے مطابق مشاورت کے بعد شجاع الدین شیخ نے تنظیم اسلامی کی امارت کی ذمہ داری سنبھالی ۔

بانیٔ تنظیم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا تعارف

محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ، ۲۶ اپریل ۱۹۳۲ء کو ضلع حصار، ہریانہ، بھارت میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۴۷ء میں میٹرک کے امتحان میں ضلع حصار میں اول اور پنجاب یونیورسٹی میں مسلم طلبہ میں چوتھی پوزیشن حاصل کی۔ ۱۹۴۹ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے ایف۔ایس۔سی (میڈیکل) میں پنجاب یونیورسٹی میں چوتھی پوزیشن حاصل کی ۱۹۵۴ء میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے ایم۔ بی۔ایس کیا۔ اس دوران (۱۹۵۲-۵۳) میں اسلامی جمعیت طلبہ کے ناظم اعلیٰ رہے۔ ۱۹۵۵ء میں رکن جماعت اسلامی بنے اور ۱۹۵۶-۵۷ء کے دوران امیر جماعت اسلامی منٹگمری (حالیہ ساہیوال) رہے مگر پھر اپریل ۱۹۵۷ء میں جماعت کے الیکشن میں حصہ لینے کے اصولی اختلاف کے باعث جماعت اسلامی سے علیحدگی اختیار کر لی۔ ۱۹۶۰-۶۱ء میں منٹگمری ہی میں حلقۂ مطالعہ قرآن و اسلامک ہاسٹل قائم کیا۔ ۱۹۶۵ء میں کراچی یونیورسٹی سے ایم۔اے اسلامیات کا امتحان فرسٹ کلاس فرسٹ پوزیشن میں پاس کیا اور اواخر سال لاہور منتقل ہو کر کرشن نگر (حالیہ اسلام پورہ) میں ذاتی مطب قائم کرنے کے ساتھ ساتھ مطالعہ قرآن حکیم کے متعدد حلقے قائم کیے۔ فروری ۱۹۷۱ء میں حج کے موقع پر زندگی کا اہم ترین فیصلہ یعنی آئندہ میڈیکل پریکٹس چھوڑ کر بقیہ زندگی ہمہ وقت دین کی خدمت میں وقف کرنے کا عزم کیا۔ ۱۹۷۲ء میں تعلیمات و افکارِ قرآنی کے فروغ کے لیے مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور قائم کی۔ بعد ازاں ۱۹۷۵ء میں تنظیم اسلامی کے نام سے غلبۂ و اقامت دین کے لیے ایک قافلہ تشکیل دیا۔ محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے ۲۸ مارچ ۱۹۷۵ء سے ۱۵ ستمبر ۲۰۰۲ء تک تنظیم اسلامی کی امارت کی ذمہ داری نبھائی۔

---

(۱) مزید تفصیل کے لیے "تسلسلِ امارت" نامی کتابچہ کا مطالعہ کیجیے۔

سابق امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید حفظہ اللہ کا تعارف

محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے بعد تنظیم اسلامی کی امارت کی منتقلی کے لیے طویل سلسلۂ مشاورت کے بعد جناب حافظ عاکف سعید کا نام سامنے آیا۔ چنانچہ ۱۹۹۹ء میں آپ تنظیم اسلامی کے جانشین امیر نامزد ہوئے اور کچھ عرصہ بعد ان کا بحیثیت نائب امیر تقرر عمل میں آیا۔ اس طرح تنظیم اسلامی کی امارت کی ذمہ داری سنبھالنے تک آپ مرکزی ناظم نشر و اشاعت کے ساتھ ساتھ نائب امیر کے طور پر ذمہ داریاں ادا کرتے رہے۔ آپ ۱۵ ستمبر ۲۰۰۲ء سے ۸ اگست ۲۰۲۰ء تک تنظیم اسلامی کے امیر رہے۔

امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کا تعارف

محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ تنظیم اسلامی پاکستان کے امیر ہیں وہ ۲۹ ستمبر ۱۹۷۴ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ ان کی اعلیٰ تعلیم چارٹرڈ اکاؤنٹنسی میں ہے۔ انہوں نے اپنی چار سالہ آڈٹ ٹریننگ ۲۰۰۱ء میں A.F. Fergusons Co. Chartered Accountants سے مکمل کی۔ بعد ازاں ایم۔اے اسلامیات کی ڈگری جامعہ کراچی سے ۱۹۹۸ء میں حاصل کی۔ ۱۹۹۱ء سے انہوں نے ڈاکٹر اسرار احمدؒ کو سننا شروع کیا اور ان کی فکر سے متاثر ہوکر ۱۹۹۸ء میں تنظیم اسلامی میں باقاعدہ شمولیت اختیار کر لی۔ بعد ازاں انجمن خدام القرآن سندھ کے زیر اہتمام قرآن اکیڈمی ڈیفنس کراچی سے قرآن فہمی کورس ۲۰۰۲ء میں مکمل کیا۔ اللہ تعالیٰ کی خصوصی توفیق سے انہوں نے اپنی زندگی کو غلبہ اسلام کے لیے وقف کر دیا۔ انہوں نے قرآن اکیڈمی ڈیفنس کراچی میں ۲۰۰۲ء میں اپنی کل وقتی خدمات کا آغاز کیا۔ کئی سال وہاں فیکلٹی ممبر رہے۔ اور اگست ۲۰۲۰ء تک وہاں ڈائیریکٹر اکیڈمی کے منصب پر فائز رہے۔ شجاع الدین شیخ ۱۹۹۹ء سے تنظیم اسلامی میں مختلف ذمہ داریاں نبھاتے رہے ہیں۔ ۸ اگست ۲۰۲۰ء تک وہ تنظیم اسلامی کے مرکزی ناظم شعبہ تعلیم و تربیت کے نائب ناظم کے طور پر ذمہ داری نبھا رہے تھے۔ محترم شجاع الدین شیخ نے تعلیمی اداروں کے طلبہ و طالبات کے

لیے ایک جامع نصاب بھی تیار کیا ہے، جو قرآن مجید کے مکمل ترجمہ ومختصر تشریح پر مشتمل ہے۔جس پر تمام مکاتب فکر متفق ہیں اور وزارت تعلیم پاکستان سے بھی توثیق شدہ ہے۔

سابق امیر تنظیم حافظ عاکف سعید اپنی شدید علالت کی وجہ سے تنظیم اسلامی کی امارت سے سبکدوش ہوئے تو انہوں نے تنظیم کے دستور کے مطابق تنظیم اسلامی کی مرکزی شوریٰ سے نئے امیر کے بارے میں رائے طلب کی۔ ۸ اگست ۲۰۲۰ءکو تنظیم اسلامی کی مرکزی شوریٰ کا اجلاس نئے امیر کے تقرر کے یک نکاتی ایجنڈے کی بنیاد پر منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں واضح اکثریت نے محترم شجاع الدین شیخ کے حق میں رائے دی جس پر اس وقت کے امیر حافظ عاکف سعید نے ان کو تنظیم اسلامی کا امیر مقرر فرمایا اور خود سبکدوش ہو گئے۔

تنظیم اسلامی کی اساسی دعوت

تنظیم اسلامی کی اساسی دعوت تین بنیادی دینی اصطلاحات پر مبنی ہے، یعنی

(i) تجدید ایمان

(ii) توبہ

(iii) تجدید عہد

یہی وجہ ہے کہ تنظیم میں شمولیت جس عہد نامے کے ذریعے ہوتی ہے اس میں بھی ان ہی اُمور سہ گانہ [۱] کا ذکر ہے، یعنی پہلی کلمہ شہادت کی ادائیگی جو گویا تجدید ایمان کے مترادف [۲] ہے۔ دوسری توبہ اور استغفار، اور تیسری اللہ تعالیٰ سے عہد کہ

(i) ہر اس چیز کو ترک کر دوں گا جو اسے ناپسند ہے۔

(ii) اس کی راہ میں یعنی اقامت دین اور اعلاء [۳] کلمۃ اللہ کی جدوجہد میں امکان بھر اپنا مال بھی صرف کروں گا اور جان یعنی بدنی قوتیں اور صلاحتیں بھی کھپاؤں گا۔

---

(۱) تین سطحوں پر (۲) ہم معنی (۳) بلندی-غلبہ

تنظیم میں شمولیت

روئے ارضی کے کسی بھی مقام پر قیام پذیر ہر بالغ مسلمان (خواہ مرد ہو خواہ عورت) تنظیم میں شامل ہو سکتا ہے بشرطیکہ وہ

(i) تنظیم کے اساسی نظریات اور دینی تصورات سے فی الجملہ [۱] متفق ہو اور

(ii) امیر تنظیم سے بیعت مسنونہ کے رشتے میں منسلک [۲] ہو جائے۔

تنظیم کے اساسی نظریات

تنظیم کے اساسی نظریات اور بنیادی دینی تصورات ایک علیحدہ کتابچے "تعارف تنظیم اسلامی" میں تفصیل کے ساتھ بیان کر دیئے گئے ہیں تاہم مختصراً عرض ہے کہ:

☆ اسلام دین ہے، محض مذہب نہیں۔ اس میں نہ صرف انفرادی زندگی بلکہ اجتماعی زندگی کے بارے میں بھی تفصیلی احکامات دیئے گئے ہیں۔

واضح ہے کہ انفرادی زندگی کے تین نمایاں گوشے درج ذیل ہیں۔

(i) عقائد

(ii) عبادات کے طور طریقے

(iii) پیدائش، شادی بیاہ اور وفات سے متعلق معاشرتی رسومات جبکہ اجتماعی زندگی کے نمایاں گوشوں میں سماجی نظام، معاشی نظام اور سیاسی نظام شامل ہیں۔

☆ دین ہونے کے ناطے اسلام اپنا غلبہ چاہتا ہے۔ لہٰذا جہاں انفرادی زندگی میں احکامات اسلامی پر عمل کرنا ضروری ہے وہیں اجتماعی زندگی میں بھی احکامات اسلامی کا نفاذ لازم ہے۔ اسی کو اقامت دین یعنی اسلام کے نظام عدل اجتماعی کا قیام کہتے ہیں۔ گویا ایک مسلمان پر جس طرح انفرادی زندگی میں ارکان اسلام کی

---

(۱) مکمل (۲) جڑ جانا- منسلک ہو جانا

ادائیگی فرض ہے اسی طرح اقامت دین کی جدوجہد میں شرکت بھی بنیادی فرائض دینی میں شامل ہے۔یعنی اگرکسی خطہ زمین میں دین (اسلام کا نظام عدل وقسط) غالب نہ ہوتو اسے قائم اور نافذ کرنے کے لیے جدوجہد کرنا ہر مسلمان کا لازمی دینی فریضہ ہے اوراس کام کے لیے ایک تنظیم یا جماعت کا ہونا ضروری ہے۔

عقائداور بنیادی دینی تصورات

اس ضمن میں تفصیلی تحریر"تعارف تنظیم اسلامی" نامی کتابچے کے حصہ دوم میں شامل ہے۔اس بحث کی چھ شقیں ہیں جن کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

اس کی پہلی شق ایمان مجمل اور ایمان مفصل کے بیان پر مشتمل ہے جن کی تشریح میں اہل سنت کے عقائد اختصار لیکن جامعیت کے ساتھ آ گئے ہیں۔

دوسری شق کلمہ طیبہ اورکلمہ شہادت کی تشریح پر مشتمل ہے۔اس میں اللہ کی توحید اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اقرار کے فکری و عملی تقاضوں کوکھول کر بیان کیا گیا ہے ساتھ ہی اس امر کی بھی وضاحت کردی گئی ہے کہ ہمارے نزدیک خلافت راشدہ چونکہ اصلاً خلافت علی منہاج النبوۃ کی حیثیت رکھتی ہے، لہٰذا اس کے دوران جن اُمور پر امت کا اجماع ہوگیا انہیں دین کے دستوری اور قانونی نظام میں حجت کی حیثیت حاصل ہے۔ اسی طرح یہ بھی واضح کردیا گیا ہے کہ ہمارے نزدیک عظمت صحابہؓ اور حجیت (۱) خلافت راشدہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت مبارکہ کے ساتھ تتمے اور ضمیمے (۲) کی حیثیت حاصل ہے۔

تیسری اور چوتھی شقیں شرک، کفراور ذمائم اخلاق (۳) سے برأت (۴)، تمام معاصی اور گناہوں سے توبہ واستغفار پر مشتمل ہیں جن کے ضمن میں جہاں کفراورشرک کی حقیقت اوراُن کی اقسام کی مختصر مگر جامع وضاحت آ گئی ہے وہاں فرائض وواجباتِ دینی اورمحرمات ومنہیاتِ شرعی کا اجمالی (۵) تذکرہ بھی ہوگیا ہے اوران ہی میں وہ "کڑوی

---

(۱) جواز-جائز ہونا (۲) اضافی (۳) برے اخلاق (۴) نجات (۵) مختصر

گولیاں" بھی شامل ہیں جن کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے، یعنی کسب معاش کے سلسلے میں محرمات ومنکرات سے اجتناب (۱)!

پانچویں اور چھٹی شقیں دو، معاہدوں پر مشتمل ہیں: پہلا عہد۔ اللہ سے کہ میں نے اپنا رخ ہر جانب سے یکسو ہو کر صرف "تیری جانب" کرلیا ہے اور اب میری نماز اور قربانی کی طرح میرا جینا اور مرنا بھی صرف تیرے لیے ہوگا اور دوسرا عہد امیر تنظیم اسلامی سے کہ میں آپ کے ایسے تمام احکام کی اطاعت جو شریعت کی کسی واضح نص (۲) کے خلاف نہ ہوں "سمع وطاعت" کی ٹھیٹھ (۳) اسلامی روح کے مطابق کروں گا۔

ان تصریحات (۴) سے یہ بات واضح ہوگئی ہوگی کہ تنظیم کے عقائد اور بنیادی دینی نظریات کی متذکرہ بالا چھ شقوں کا تعلق اُن تین اہم دینی اصطلاحات سے ہے جو "تنظیم اسلامی کی اساسی دعوت" کے عنوان سے چند آیاتِ قرآنیہ کے ساتھ ابتدا ہی سے جلی طور پر شائع ہوتی رہی ہیں، یعنی تجدید ایمان، توبہ اور تجدید عہد۔ چنانچہ پہلی دو شقوں کا تعلق تجدید ایمان سے ہے، درمیانی دو کا توبہ سے اور آخری دو کا تجدید عہد سے!!

نظام امارت بذریعہ بیعت

ہمارے نزدیک اسلامی نظم جماعت کی مسنون شکل، نظام بیعت ہے۔ یہ ایک فطری طریق تنظیم ہے جس میں نہ صرف یہ کہ اختلاف رائے کی پوری گنجائش موجود ہوتی ہے بلکہ اظہار خیال کے کثیر مواقع بھی میسر آتے ہیں۔ نظام بیعت میں باہمی مشاورت کا نہایت وسیع اور جامع نظام ترتیب دیا گیا ہے جو نام نہاد جمہوری نظام سے بھی وسیع تر اور مؤثر ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ جمہوری نظام میں آخری فیصلہ "بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے!" کے مصداق آراء کی گنتی کی بنیاد پر ہوتا ہے، لیکن نظام بیعت میں اظہار رائے اور کھلی بحث وتمحیص کے بعد آخری فیصلہ صاحب امر (یعنی امیر جماعت) کی صوابدید (۵) پر چھوڑ دیا جاتا ہے، جو افراد کی گنتی سے زیادہ اصحاب الرائے کے

---

(۱) پرہیز (۲) قطعی (۳) خالص (۴) وضاحت (۵) منظوری

مشوروں کو پیشِ نظر رکھ (تول) کر آخری فیصلہ کرتا ہے۔ گویا نظام بیعت میں اصول قرآنی ﴿وَاَمۡرُهُمۡ شُوۡرٰى بَيۡنَهُمۡ﴾ (الشوریٰ:۳۸) "کہ ان (مسلمانوں) کے باہمی معاملات مشورے کے ذریعے طے ہوتے ہیں" کی بالفعل تعمیل اِس حکم قرآنی کے مطابق ہوتی ہے کہ ﴿وَشَاوِرۡهُمۡ فِى الۡاَمۡرِ فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ﴾ "اور تم (اہم معاملات میں) ان (مسلمانوں) سے مشورہ کیا کرو، پس جب تم (مشوروں کی روشنی میں) کوئی فیصلہ کرلو تو پھر اللہ پر توکل کرو"۔ (آل عمران: ۱۵۹)

رفقائے تنظیم اسلامی کے لیے عملی ہدایات

تنظیم کے ہر رفیق کو حسب ذیل اُمور کا اہتمام کرنا ہوگا:

1- اپنے ایمان اور یقین میں پختگی اور گہرائی پیدا کرنے کی ہر دم کوشش کرتا رہے۔ جس کے لیے فہم اور تدبر کے ساتھ قرآن مجید کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کو معمول بنائے اور قرآن حکیم کے دروس کی محفلوں میں پابندی اور تسلسل کے ساتھ شرکت کرے۔

2- وقتاً فوقتاً مراقبہ کرے اور اپنے باطن میں جھانک کر جائزہ لیتا رہے کہ کیا واقعتا اس کا نصبُ العین اور مقصدِ حیات اللہ کی رضا اور اخروی فلاح کا حصول بن چکا ہے؟ ـــ اور اسی طرح کیا فی الواقع اس کی نماز اور قربانی کی طرح اس کا جینا اور مرنا بھی صرف اللہ کے لیے ہو گیا ہے؟ ـــ اور اگر اس میں کمی محسوس ہو تو اپنا پہلا فرض اسی کو سمجھے کہ اس کمی کو پورا کرے۔ اس لیے کہ باقی تمام دعوتی اور تنظیمی ذمہ داریوں کی ادائیگی کا دارومدار اسی پر ہے۔

3- اپنے عقائد کو درست کرے اور کلمہ شہادت کے مضمرات [۱] اور لازمی نتائج کو ہمیشہ دل و دماغ میں تازہ کرتا رہے۔ اس کیلیے "تعارفِ تنظیم" کے صفحات 60 تا 68 کا گاہ بگاہ مطالعہ ضروری ہے۔

4- جُملہ فرائض اور واجبات ادا کرے اور تمام حرام اشیاء و افعال اور جملہ مکروہاتِ

(۱) پوشیدہ باتیں/مطالبات

تحریمی (۱) سے لازماً اجتناب کرے اور اپنی معیشت اور معاشرت کو دیگر مکروہات سے پاک کرنے اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، سنتِ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اور تعاملِ (۲) صحابہ رضی اللہ عنہم سے قریب سے قریب تر کرنے کیلیے مسلسل کوشاں رہے۔ اس سلسلے میں "تعارفِ تنظیم" کے صفحات 69 تا 71 کو مسلسل پیش نظر رکھنا مفید ہے۔

5- اپنے دینی علم میں ترقی کے لیے مسلسل کوشاں رہے اور اس سلسلے میں جو تعلیمی اور تربیتی نصاب اور تدریسی پروگرام تنظیم کی جانب سے ترتیب دیئے جائیں ان کی جلد از جلد تکمیل کی مقدور بھر کوشش کرے۔

6- خود ذاتی حیثیت میں "داعی الی اللہ" بننے کی امکان بھر کوشش کرے اور اس سلسلے میں ان اصولوں اور ہدایات کو مسلسل پیشِ نظر رکھے جو تنظیم کی قرارداد تاسیس کی توضیحات (۳) کے سلسلے میں "تعارف تنظیم" کے صفحات 29 تا 31 پر درج ہیں۔

7- ہر رفیق تنظیم ایک جانب تنظیم کے جملہ لٹریچر کے مطالعے اور مرکزی قائدین کی اہم تقاریر، خصوصاً امیر تنظیم کے خطباتِ جمعہ کے سننے کا اہتمام کرے۔ (اس کے لیے تنظیم کے جرائد "میثاق" اور "ندائے خلافت" کا مطالعہ مفید رہے گا) اور دوسری جانب۔۔۔ اپنے آپ کو "ہم بھی تسلیم کی خوُ ڈالیں گے" کے مصداق تنظیم کے نظم کی پابندی کا خوگر (۴) بنائے۔ چنانچہ اجتماعات میں پابندی کے ساتھ شرکت کرتا رہے تاکہ بالاتر نظم کی جانب سے موصولہ ہدایات کا علم بروقت ہوتا رہے۔!

8- دوسرے رفقاء اور ذمہ دار حضرات پر تنقید، احتساب (۵) اور اختلاف کے سلسلے میں ان اصولوں اور ہدایات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھے جو دستورِ تنظیم کی دفعات 8 اور 9 کے ذیل میں درج ہیں اور وقتاً فوقتاً مراقبہ کر کے اپنے باطن کا جائزہ لیتا رہے کہ دل میں بالکل غیر شعوری اور غیر ارادی طور پر شیطانی وساوس کے ذریعے رفقاء تنظیم اور خصوصاً بالاتر نظم کے خلاف "غِلّ" یعنی کدورت (۶) پیدا نہ ہو جائے۔

---

(۱) حرام کے قریب (۲) دائمی عمل (۳) وضاحتوں (۴) عادی (۵) جانچ-پڑتال
(۶) رنجشوں-دل کا ملال

9- دعوتی اور تنظیمی سرگرمیوں کے لیے اوقات کو فارغ کرنے کے ضمن میں طے کرے کہ روزانہ کچھ وقت (اوسطاً ڈیڑھ گھنٹہ) ان کاموں کے لیے وقف کرے گا۔

10- انفاق فی سبیل اللہ کے ضمن میں طے کرے کہ وہ ہر ماہ اپنی استطاعت کے مطابق، اپنی حلال آمدنی کا ایک مخصوص حصہ تنظیم کے بیت المال میں جمع کرائے گا۔ اس انفاق کے کم از کم ہدف کے طور پر اپنی ماہانہ آمدنی کا پانچ فیصد ہر رفیق کے ذہن میں ہونا چاہیے۔

تنظیمی ڈھانچہ

تنظیم اسلامی کا تنظیمی ڈھانچہ مرکزی نظام، حلقہ جاتی نظام، مقامی تنظیموں، اُسرہ جات اور منفرد رفقاء پر مشتمل ہے۔

خواتین کا علیحدہ نظام قائم ہے جو کہ اُسروں پر مشتمل ہے۔

سب سے بنیادی یونٹ اُسرہ ہے۔ یہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں خاندان۔ اس میں بالعموم 3 تا 10 رفقاء ہوتے ہیں۔ اُسرے کا سربراہ نقیب کہلاتا ہے۔ کسی مقام پر 2 یا زائد اُسرہ جات کی موجودگی میں بالعموم مقامی تنظیم قائم کر دی جاتی ہے۔ مقامی تنظیم کا سربراہ امیر مقامی تنظیم کہلاتا ہے۔

دعوت کی توسیع اور تنظیمی رابطوں کو آسان اور مستحکم بنانے کے لیے ملک کے مختلف حصوں میں حلقہ جات قائم ہیں جو اپنے اپنے علاقوں میں دعوتی اور تنظیمی سرگرمیوں نیز مالی معاملات کے حوالے سے خود مکتفی (۱) اور ذمہ دار ہیں۔

مرکزی نظم میں امیر تنظیم کے بعد اہم ترین عہدہ نائب امیر کا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف شعبہ جات مثلاً مالیات، دعوت، تربیت اور نشر و اشاعت قائم ہیں۔

(i) نظم: کسی بھی جماعت یا تنظیم میں نظم (یعنی اختیاراتی ترتیب) کو بہت اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ خصوصاً وہ جماعت یا تنظیم جو کسی نئے نظام کو قائم و نافذ کرنے کی

---

(۱) خود کفیل

دعویدار ہو۔ تنظیم اسلامی میں نظم نیچے سے اوپر کو اس طرح سے ہے۔
نقیب اُسرہ ← امیر مقامی تنظیم ← امیر حلقہ ← نائب ناظم اعلیٰ ← ناظم اعلیٰ ← نائب امیر ← امیر تنظیم اسلامی

شرکاء تنظیم کو سمع و طاعت کا خوگر بنانے پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

(ii) **مالیات:** تنظیم اپنے (تنظیمی و دعوتی) اخراجات کے لیے انحصار اپنے رفقاء و رفیقات ہی کے جذبہ انفاق پر کرتی ہے اور عام چندے کی اپیل نہیں کرتی۔ تنظیم کے شرکاء بالعموم ہر ماہ تنظیم کے لیے انفاق کرتے ہیں جس کی وصولی خرچ اور آڈٹ کا باقاعدہ نظام تنظیم میں ہر سطح پر موجود ہے۔

(iii) **دعوت:** انقلابی دعوت کو عوام الناس تک پہنچانے کے لیے ہر ممکنہ جائز ذرائع استعمال کیے جاتے ہیں۔ جن میں اہم تر انفرادی دعوت اور دروس قرآن کے حلقے ہیں جو پورے ملک میں وسیع پیمانے پر قائم ہیں۔ اس کے علاوہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر باللسان کے حوالے سے آگاہی و تشہیری مہمات، مظاہرے و کارنر میٹنگز، جلسہ ہائے عام، فہم دین پروگراموں کے ذریعے دعوت کو عام کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔

(iv) **تربیت:** تنظیم اسلامی میں شرکاء کی تربیت و نگرانی کا مؤثر نظام قائم ہے۔ جس میں تنظیم کے رفقاء کی درجہ وار تربیت کے غرض سے مرکزی و دیگر سطحوں پر تربیتی کورسز و اجتماعات وغیرہ کا اہتمام کیا جاتا ہے جو مرکز تنظیم اسلامی کے علاوہ ضرورت کے مطابق حلقہ جات کے مراکز میں بھی (جہاں ممکن ہو) منعقد کی جاتی ہیں۔ مرکزی سطح پر خط و کتابت کے ذریعے بھی یہ کام سرانجام دیا جاتا ہے۔
اس کے علاوہ مقامی تنظیم اور اُسرہ جات کی سطح پر بھی تربیتی پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں اور مقامی ذمہ دار حضرات انفرادی سطح پر بھی یہ کام سرانجام دیتے ہیں۔

(v) **نشر و اشاعت:** دعوت کے ضمن میں کتب، رسائل و جرائد اور آج کے دور میں

بالخصوص آڈیواور ویڈیوز کا بہت بڑا رول[۱] ہے۔ الحمدللہ! تنظیم ان ذرائع کا بھرپور استعمال کررہی ہے۔

کتب اور آڈیو/ ویڈیوز کی ایک طویل فہرست ہے۔ دروس قرآن، دورہ ترجمہ قرآن اور دیگر موضوعات کے خطابات پر مشتمل آڈیو/ ویڈیوز کی بھی معقول تعداد موجود ہے۔

ماہانہ "میثاق" اور ہفت روزہ "ندائے خلافت" کو تنظیم کے ترجمان جرائد کی حیثیت حاصل ہے۔ تنظیم کی اپنی ویب سائیٹ www.tanzeem.org کے نام سے موجود ہے جس پر امیر تنظیم کا تازہ خطاب جمعہ، بانی تنظیم کے متعدد خطابات ودروس اور ہفت روزہ ندائے خلافت Upload کیے جاتے ہیں۔

---

(۱)(Role) کردار

تنظیم اسلامی میں شمولیت کے لیے
بیعت کے الفاظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحیم ہے
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ	وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ	اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اُس کے
وَرَسُوْلُهٗ	بندے اور رسول ہیں
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ	میں اللہ تعالیٰ سے اپنے تمام گناہوں کی مغفرت مانگتا ہوں
وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا	اور خلوصِ دل سے اُس کی جناب میں توبہ کرتا ہوں
اِنِّيْ اُعَاهِدُ اللّٰهَ	میں اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہوں کہ:
عَلٰى اَنْ اَهْجُرَ كُلَّ مَا يَكْرَهُهٗ	اُن تمام چیزوں کو ترک کر دوں گا جو اُسے ناپسند ہیں
وَاُجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ جُهْدَ اِسْتِطَاعَتِيْ	اور اُس کی راہ میں استطاعت بھر جہاد (۱) کروں گا
وَاُنْفِقَ مَالِيْ وَاَبْذُلَ نَفْسِيْ	اور اپنا مال بھی صَرف کروں گا اور جان بھی کھپاؤں گا
لِاِقَامَةِ دِيْنِهٖ وَاِعْلَاءِ كَلِمَتِهٖ	اُس کے دین کی اقامت اور اُس کے کلمہ کی سربلندی (۲) کے لیے

وَلِاَجْلِ ذٰلِكَ اُبَايِعُ شجاعَ الدین شیخ، امیر التنظیم الاسلامی

اور اِس مقصد کی خاطر میں امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ سے بیعت کرتا ہوں

اَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَأَسْتَقْدِرُهٗ عَلَى الْاِسْتِقَامَةِ عَلَى الدِّيْنِ وَاِيْفَاءِ هٰذَا الْعَهْدِ

میں اللہ سے مدد اور توفیق مانگتا ہوں کہ وہ مجھے دین پر استقامت

اور اس عہد کو پورا کرنے کی ہمت عطا فرمائے

---

(۱) ممکن حد تک (۲) غلبہ